# نوحہ شہزادہ علی اصغرؑ

لوری دے دے کے جسے جھولا جلاتی رہی ماں
کھو گیا لعل وہی جس کو چھپاتی رہی ماں

یاد کر کر کے کبھی خوں بھری پیشانی کو
سونی گودی کو کبھی بے سر و سامانی کو
دیکھ کر اُجڑے ہوئے جھولے کی ویرانی کو
خاک پر بیٹھی ہوئی اشک بہاتی رہی ماں

ننھے غازی پہ کیا ایسا ستمگار نے وار
تیر سہ شوبا ہوا گردنِ بے شِیر کے پار
ہائے نہ دیکھ سکا شیر جوانی کی بہار
ہاں تصور میں اُسے دولھا بناتی رہی ماں

آگ لگ جانے کا احساس کہاں تھا ماں کو
اپنے جلنے کی کہاں تھی بھلا پرواہ ماں کو
اس قدر پیارا تھا بے شِیر کا جھولا ماں کو
ہاتھ جلتے رہے اور جھولا بچاتی رہی ماں

418

دھوپ میں دیکھی تھی تپتی ہوئی لاش اصغرؑ کی
سائے میں بیٹھنا ماں کیسے گوارا کرتی
عمر بھر دھوپ میں ہی بیٹھی ہوئی روتی رہی
جب تک زندہ رہی سوگ مناتی رہی ماں

جو ہمک اُٹھتا تھا سنتے ہی صدائے مادر
ماں کی آواز سے مانوس بہت تھا جو پسر
رہ گیا رن میں خدا جانے کہاں وہ جاکر
لوٹ کر آ نہ سکا ہائے بلاتی رہی ماں

جب بھی ہوتا ہے نمودار کہیں پر جھولا
جب بھی اصغرؑ کا کہیں ہوتا ہے ماتم برپا
اہلِ ماتم کے لیئے کرنے کو رو رو کے دعا
آج بھی آئی ہے اور پہلے بھی آتی رہی ماں

سانس تو ٹوٹ گئی آس نہ ٹوٹی گوہرؔ
ماں کو معلوم بھی تھا اب نہیں آئے گا پسر
ڈھونڈتی پھرتی تھی بے شِیر کو دکھیا کی نظر
پھر بھی اُجڑے ہوئے جھولے کو سجاتی رہی ماں